بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرح عقیدہ واسطیہ مترجم

متن:

شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ

شرح:

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ تعالیٰ

تعلیقات و حواشی:

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ

فضیلۃ الشیخ عبد اللہ بن عبد الرحمن الجبرین رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ، تخریج و اضافہ جات:

محمد زبیر شیخ حفظہ اللہ تعالیٰ

نظر ثانی:

الشیخ محمد رفیق طاہر حفظہ اللہ تعالیٰ

جو بذات خود قائم ہے اور ایسی صفات سے متصف ہے جو اس کی شان کے لائق ہیں تو ہم اس طرح کے جسم کا اثبات کرتے ہیں اور کہتے ہیں: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی ایک ذات ہے، وہ از خود قائم ہے، صفاتِ کمال سے متصف ہے۔ یہ تو ایسی چیز ہے جو ہر انسان جانتا ہے۔

اس ساری بحث سے دونوں گروہوں کی تردید ہو جاتی ہے جو یہ ثابت کرتے پھرتے ہیں کہ اللہ ہر جگہ ہے یا یہ کہتے پھرتے ہیں کہ اللہ جہان کے اوپر ہے، نہ نیچے، نہ جڑا ہوا ہے، نہ علیحدہ ہے۔ ہم کہتے ہیں: وہ اپنے عرش پر بلند ہے۔

اللہ تعالیٰ کے علو کے دلائل جو اہل سنت کے مسلک کو ثابت کرتے ہیں اور ان لوگوں کے مسلک کو غلط ثابت کرتے ہیں، اتنے زیادہ ہیں کہ ایک ایک کر کے شمار کرنا ناممکن ہے۔ اگر ان کی اقسام بنائی جائیں تو پانچ قسمیں بنتی ہیں: کتاب، سنت، اجماع، عقل، فطرت۔

کتاب: اس میں اللہ تعالیٰ کے علو کے مختلف دلائل موجود ہیں، مثلاً: اس کے بلند اور اوپر ہونے، چیزوں کے اس کی طرف اوپر چڑھنے اور اس کی طرف سے اترنے وغیرہ کی تصریح ہے۔

سنت: میں بھی مختلف اقسام کے دلائل ہیں۔ سنت کی تینوں اقسام یعنی قولی، فعلی اور تقریری سنت سے اللہ تعالیٰ کا ذاتی طور پر بلند ہونا ثابت ہے۔

اجماع: بدعتی فرقوں کی پیدائش سے پہلے تمام مسلمانوں کو اس بات پر اجماع تھا کہ اللہ اپنی مخلوق سے اوپر اپنے عرش پر بلند ہے۔۔۔۔

عقل: ہم کہتے ہیں کہ ہر کوئی جانتا ہے کہ بلندی صفتِ کمال ہے۔ تو جب یہ صفتِ کمال ہے تو اللہ تعالیٰ کے لیے اس کا اثبات ضروری ہے کیونکہ اللہ صفاتِ کمال سے متصف ہے۔ اس لیے ہم کہتے ہیں کہ تین ہی صورتیں ہیں کہ اللہ یا تو اوپر ہو، نیچے ہو یا برابر ہو۔ نیچے اور برابر ہونا تو ناممکن ہے کیونکہ نیچے ہونا اپنے معنیٰ کے اعتبار سے نقص ہے اور برابر ہونا بھی نقص ہے کیونکہ اس میں مخلوق کی مشابہت اور مماثلت پائی جاتی ہے۔ باقی صرف علو ہی رہ جاتا ہے۔ یہ بھی ایک عقلی دلیل ہے۔

فطرت: ہم کہتے ہیں کہ جو انسان بھی یارب کہہ کر اللہ کو پکارتا ہے، اس کے دل میں بلندی کا خیال ضرور آتا ہے۔

تشریح:

شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: «ثُمَّ رُسُلُهُ صَادِقُونَ مُصَدَّقُونَ» "پھر اس کے رسول سچے اور تصدیق یافتہ ہیں"، یعنی اللہ تعالیٰ نے جو کچھ خود اپنے بارے میں بتایا ہے، جیسا کہ پہلے مؤلف ذکر کر چکے ہیں کہ اللہ پر ایمان، اس کے فرشتوں، رسولوں، کتابوں پر ایمان۔۔۔ آخر تک اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو اور اپنی مخلوق کو زیادہ جانتے ہیں اور یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو اس کی مخلوق پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ جس طرح یہ باتیں بیان کرنے میں اللہ تعالیٰ سچے ہیں،

پھر اسی طرح اس کے رسول بھی ان باتوں میں سچے اور تصدیق یافتہ ہیں جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں بیان کی ہیں۔ جو کچھ قرآن نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں بتایا ہے، وہی رسولوں نے بتایا ہے۔ ان پر اللہ کی طرف سے درود وسلام نازل ہوں۔ ان میں سب سے افضل، ان کے امام اور سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے محمد ﷺ ہیں جنہوں نے بتایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی بلند وبالا اور سب سے اعلیٰ ہے۔ وہ اپنے عرش پر مستوی ہے۔ وہی عطا کرتا اور محروم کرتا ہے۔ وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی عبادت کا مستحق ہے۔ سنت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بہت عظیم صفات بیان ہوئی ہیں۔ وہی معبود برحق ہے اور عبادتوں کا مستحق ہے کیونکہ اسی کی عبادت کی جاتی ہے جیسا اس بات پر قرآن دلالت کرتا ہے۔ سارے رسولوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جو کچھ کہا، ان میں وہ سچے ہیں۔

یوں اللہ تعالیٰ کی ذات کی بلندی پانچوں دلائل سے ثابت ہے۔ رہی بات صفات کی بلندی کی تو ہر دیندار اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے والا شخص اس سے متفق ہے۔ (العثیمین: 1/175-179)